فتویٰ فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ وتالیفات شہیرہ زاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی دام بالفیض القوی مسمی بنام تاریخی

انباء المصطفیٰ بحال سرّ واخفیٰ

۱۳۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ حضرات علمائے کرام اہل سنت اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ زید[۱] دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہے دنیا مین جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لیکر دوزخ وجنت مین داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر وشر بالتفصیل جانتے ہین اور جمیع اولین وآخرین کو اسطرح ملاحظہ فرماتے ہین جسطرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت مین آیات واحادیث واقوال علما پیش کرتا ہے مگر[۲] اس عقیدے کو شرک وکفر کہتا ہے اور بکمال درشتی دعوی کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کچھ نہین جانتے حتی کہ آپکو اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات مین تقویۃ الایمان کی عبارتین پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپکو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا دونون طرح شرک ہے۔ اب علمائے ربانی کی جناب مین التماس ہے کہ ان دونون مین کون بر سر حق موافق

[۱] زید سے مراد جناب مولانا مولوی محمد ہدایۃ الرسول صاحب لکہنوی ہین ۱۲ سمیع عفی عنہ

عقیدۂ سلف صالح اور کون بدمذہب وجہنمی ہے۔ نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور اسکا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر اوسکا بیان یون لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد سرمدا صل وسلم وبارک علی من علمتہ الغیب نزھتہ من کل عیب وعلی آلہ وصحبہ ابدا رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون ه زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے بیشک حضرت عزت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب اونہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک کا سب ما کان وما یکون اونہیں بتایا اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نرہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالا بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا والحمد للہ حمدا کثیرا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطۂ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بیحد وبے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جنکی حقیقت وہ جانیں یا اونکا عطا کرنیوالا اونکا مالک ومولی جل وعلا والحمد للہ العلی الاعلی کتب حدیث وتصانیف علمائے قدیم وحدیث میں اسکے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہے اور اگر کچھ نہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے قال اللہ تعالیٰ ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیئ وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین اوتاری ہمنے تمپر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت وبشارت وقال اللہ تعالیٰ ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان وقال اللہ تعالیٰ مافرطنا فی الکتاب من شیئ ہمنے کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نہ رکہی **اقول** وباللہ التوفیق جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس حد کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں ہر شے ہر موجود کو کہتے ہیں

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ مین داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ
بھی ہے تو بالضرور یہ بیانات محیطہ اوسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھیے
کہ لوح محفوظ مین کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالیٰ وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی
ہے وقال اللہ تعالیٰ وکل شیء احصینٰہ فی امام مبین ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا مین جمع فرما دی ہے وقال
اللہ تعالیٰ ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ نہین زمین
کی اندھیریون مین اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب مین لکھا ہوا ہے اور اصول مین مبرہن
ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی مین مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہین ہوتا اور عام
افادہ استغراق مین قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہینگی بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہین
ورنہ شریعت سے امان اوٹھ جائے نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ اوسکے
حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے
نازل نہین کرتی نہ اوسکے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ
ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات
جملہ ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش
مین کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیء ہونے
نے دیا اور یہ ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک یا منافقین کے باب مین فرمایا جائے لا تعلمہم
ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطہ علم مصطفوی کا نافی نہین الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جسقدر قصص وروایات
واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹانیکو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے سبکا
جواب وہین دور فتن سوز انھین دو فقرون مین ہو گیا وہ حال سے خالی نہین یا تو اون قصص کی تاریخ معلوم
ہوگی یا نہین اگر نہین تو اونسے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو اونکا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول
اور اگر ہان تو وہ حال سے خالی نہین یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض
بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر مدعاے مخالف مین نص صریح نہو تو استناد محض خبط
الفساد۔ مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہین سب انہین اقسام کی ہین ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح

قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کر لیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے
لئے شافی و کافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی۔ میں اس مطلب پر تصریحات
ائمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر کہ خود نجدیہ زمانہ کے امام انہیں گنگوہی پیشوا کی شہادت دوں ع
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سننا جانا بالائے
طاق یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلا اوسپر التفات ہو سکے
اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل و مختل میں انہوں نے اپنے
تمام طائفہ کے پاؤں میں تیشہ زنی کو یوں لکھتے ہیں عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ
قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اوسکا اثبات اوس وقت
قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اوسکو ثابت کرے نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات
صحاح کا۔ پھر کہا آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہے الحمد للہ مناظرہ تو انہیں دو حرفوں
میں ختم ہو گیا ہاں وہاں تمام نجدیہ دہلوی و گنگوہی و جنگلی و کوہی سب کو دعوت عام ہے اجمعوا
شرکاءکم چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف
صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورہ ماکان و مایکون سے فلاں امر حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا
یہدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لا سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ
نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرفہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اوسی صفحہ میں دو ہی
سطر بعد اپنے مدعای باطل کی سند میں لکھتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل
بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں قطع نظر اس سے کہ حدیث
اول خود آحاد ہے سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون تو خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث
کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم و احادیث صحیحہ
صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اسکا ناسخ موجود کہ جب آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما
تأخر اوتری یعنی تاکہ اللہ بخشدے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ہنیئا لک یا رسول اللہ
لقد بین اللہ لک ماذا یفعل بک فماذا یفعل بنا یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل

نے یہ توصاف بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اسپر آیت اوتری لیدخل المومنین (الی قولہ تعالیٰ) فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جنکے نیچے نہریں بہتیں ہمیشہ رہیں اونمیں اور مٹادے اونسے اونکے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے یہ آیات اور اونکے امثال بےنظیر اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسوں کو کیوں سوجھائی دیتیں ان سب سے قطع نظر دل چھیلنے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملاجی کو ہنوز روایت و حکایت میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کیطرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است کیوں ملاجی کچھ آنکھیں کھلیں ایسا ہی لا تقربوا الصلوٰۃ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہو گے ع اوس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں لا اصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا لم یعرف لہ سند اسکی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ افسوس اوسی موںھ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا اوسی موںھ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانیکو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھہ جانا جو صراحۃً فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد آب اسکے سوا کیا کہیے کہ ایسوں کی داو نہ فریاد اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو باب فضائل سے نکلوا کر اوس تنگنا میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل مقولے بے سند منقولے سب سما جائیں ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانیدو۔ بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ زید سنی حفظہ اللہ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسی جلیل و جمیل طور پر ثابت جسمیں اصلا مجال دم زدن نہیں اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہو جاتی نہ کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما صحاح و سنن و مسانید و معاجیم کی احادیث صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ اس عموم و اطلاق کی اور تاکید و تائید فرما رہی ہیں صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ایکبار ہم مین کھڑی ہو کر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تہا سب بیان فرما دیا کوئی چیز چھوڑ ندی جسے یاد رہا یاد رہا جو بہول گیا بہول گیا یہی مضمون احمد نے مسند بخاری نے تاریخ طبرانی نے کبیر مین حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا صحیح بخاری شریف مین حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلہم واهل النار منازلہم حفظ ذلك من حفظه ونسیه من نسیه ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہم مین کھڑی ہو کر ابتدای آفرینش سے لیکر جنتیونکے جنت و دوزخیونکے دوزخ جانے تک کا حال ہمسے بیان فرما دیا یاد رکھا جسنے یاد رکھا اور بہول گیا جو بہول گیا صحیح مسلم شریف مین حضرت عمرو ابن اخطب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ مین ظہر وعصر کی نمازونکے سوا کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما هو کائن الی یوم القیمة فاعلمنا احفظنا اوسمین سب کچھ ہمسے بیان فرما دیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تہا ہم مین زیادہ علم اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث مین باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ہے اور یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فرأیتہ عزوجل وضع کفه بین کتفی فوجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت مینے اپنے رب عزوجل کو دیکہا اوسنے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے مین اوسکی ٹھنڈک محسوس ہوئی اوسیوقت ہر چیز مجہپر روشن ہو گئی اور مین نے سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی فرماتے ہین هذا حدیث حسن صحیح سألت محمد بن اسمعیل عن هذا الحدیث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے مین نے امام بخاری سے اسکا حال پوچہا فرمایا صحیح ہے اوسیمین حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آئی معراج منامی کی بیانین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فعلمت ما فی السموت والارض جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے سب میرے علم مین آگیا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالی شرح مشکوۃ مین اس حدیث کے نیچے فرماتے ہین پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی و واحاطہ آن امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم مین بسند صحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ اور ابو یعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وما یحرك طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نی ہمین اس حال پر چہوڑا کہ ہوا مین کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہین جسکا علم حضور نی ہمارے سامنے
بیان نفرمادیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب مین ہی ہذا
تمثیل لبیان کل شئ تفصیلا تارۃ واجمالا اخری یہ ایک امثال دی ہی اسکی کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نی ہر چیز بیان فرمادی کبہی تفصیلاً کبہی اجمالاً مواہب امام احمد قسطلانی مین ہی ولاشك ان اللہ
تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذلك والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچہ شک نہین کہ اللہ تعالی
نی حضور کو اس سی بہی زیادہ علم دیا اور تمام اگلون پچہلون کا علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ طبرانی
معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سی راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتی ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن
فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ جلیا نا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین
من قبلہ بیشک بیشک اللہ عزوجل نی میری سامنی دنیا اوٹہالی ہی تو مین اوسی اور جو کچہ اوسمین قیامت تک
ہونیوالا ہی سبکو ایسا دیکہہ رہا ہون جیسی اپنی اس ہتہیلی کو دیکہتا ہون اوس روشنی کی سبب جو اللہ نی اپنی نبی کیلئی
روشن فرمائی جیسی محمد سی پہلی انبیا کیلئی روشن کی تہی صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم اس حدیث سی روشن کہ سموات و
ارض اور جو کچہ اونمین ہی اور جو کچہ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلی انبیای کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بہی عطا ہوا
اور حضرت عزت عز جلالہ نی اُس تمام ما کان وما یکون کو اپنی اون محبوبون کی پیش نظر فرما دیا مثلا شرق سی غرب تک سماک
سی سمک تک ارض سی فلاک تک اسوقت جو کچہ ہو رہا ہی سیدنا ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم ہزارہا برس
پہلی اوس سبکو ایسا دیکہہ رہی تہی گویا اسوقت ہر جگہ موجود ہین ایمانی نگاہ مین نہ یہ قدرت الہی پر دشوار نہ عزت و
وجاہت انبیا کی مقابل بسیار مگر وہابی بیچاری جنکی یہان خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کی پتی گن دی وہ آپ
ہی ان حدیثونکو شرک اکبر کہا چاہین اور جو ائمہ کرام و علمای اعلام انسی سندین لائی انہین مقبول و مسلم رکہتی
آئی جیسی امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد محمد خطیب
قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد محمد مصری
خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم
رحمہم اللہ تعالی اونہین مشرک نہ کہین تو اپنی گہر توحید کیونکر نبہا ئین والعیاذ باللہ رب العالمین صحیح مسلم مسند
امام احمد و سنن ابن ماجہ مین ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سی ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتی ہین۔

عرضت علی امتی باعمالہا حسنہا وقبیحہا میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک وبد کو ساتھ میرے حضور پیش کیگئی طبرانی اور ضیا مختارہ مین حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین عرضت علی امتی البارحۃ لدی ھذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرجل منھم من احدکم بصاحبہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھپر پیش کیگئی یہانتک کہ بیشک مین انکے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہون جیسا تم مین کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے والحمد للہ رب العالمین امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ام القری مین فرماتے ہین وسع العلمین علما وحلما رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اوسکی شرح افضل القری مین فرماتے ہین لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وماکان ومایکون یہ اسلئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلون پچھلون اور ماکان ومایکون کا علم حضور کو حاصل ہوگیا امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض مین فرماتے ہین انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم آدم الاسماء آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت تک کی تمام مخلوقات الہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی عالم پر پیش کیگئی حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ وآیندہ سب کو پہچان لیا جسطرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام سکھلائے گئے تھے علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر مین فرماتے ہین النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاھد پاکیزہ جانین جب بدن کے علاقون سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہین اونکے لئے کوئی پردہ نہین رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہین جیسے پاس حاضر ہین امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب مین فرماتے ہین قد قال علماؤنا رحمھم اللہ تعالی لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حالت حیات ووفات اور اسوقت کی حالت مین کچھ فرق نہین ہے اسبات مین کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہین اونکے ہر

حال اونکی ہر نیت اونکی ہر ارادے اونکے دلونکے ہر خطرے کو پہچانتے ہین اور یہ سب چیزین حضور پر ایسی روشن
ہین جنمین اصلا کسیطرح کی پوشیدگی نہین ہان ہان جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ مین جلنے والو یہ عقیدے ہین
علماے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع مین جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شرک کی فدائیو
اشتراک کے سودائیو کس کسکو مشرک بناؤ گے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۵ شیخ
شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالی مرقدہ الکریم مدارج شریف مین فرماتی ہین ذکر کن اورا
و درود بفرست بر وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و باش در حال ذکر گویا حاضرست پیش تو در حالت
حیات و می بینی تو اورا متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا و بدانکہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم می بیند و می شنود
کلام ترا زیراکہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ و یکے از صفات الہی اینست کہ انا جلیس من ذکرنی اللہ کی
بیشمار رحمتین شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ہمین دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اوسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے غرض ایمانی
نگاہونکے سامنے اوس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک
اللہ کی عبادت کر گویا تو اوسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسے نہ دیکھے تو وہ تو یقینا تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ و صلی اللہ
تعالی علی نبیہ و آلہ و بارک وسلم نیز فرماتی ہین ہر چہ در دنیاست از زمان آدم تا نفخہ اولی بر وی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم گردید یاران خودرا نیز از بعضی ازان احوال
خبر داد نیز فرماتی ہین وھو بکل شیء علیم و وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات و احکام
الہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق
کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا و من التحیات اتمہا و اکملہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض
الحرمین مین لکھتے ہین فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی
حیز القدس فیتجلی لہ کل شیء کما اخبر عن ہذا المشہد فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ قدس سے مجھپر اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر
ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اوسپر روشن ہوجاتی ہے جسطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے
معراج خواب کے قصہ مین خبر دی قرآن و حدیث و اقوال ائمہ قدیم و حدیث سے اس مطلب پر دلائل بیشمار ہین اور
خدا انصاف دے تو یہی اتل قلیل کہ مذکور ہوے بہت بسیار ہین غرض شمس وامس کیطرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید

کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین
واکابر علمار عاملین واعاظم اولیای کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہانتک کہ شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز
صاحب کو بہی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر مشرک بننا ہی
اسکے متعلق احادیث و روایات واقوال ائمہ و ترجیحات و تصحیحات فقیر کے رسالہ النھی الاکید عن الصلاۃ ۱۳۰۵ھ
وراء عدی التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوھابیہ ۱۳۱۲ وغیرہما مین ملاحظہ
کیجیے افسوس ان شرک فروش اندھونکو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہی اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن
وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جایز الفناء وہ ممتنع التغیر یہ
ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقونکے بعد احتمال شرک نہوگا مگر کسی مجنون کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون
بمعنی مذکور ثابت جانتے کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی
جسمین غیر متناہی علوم تفصیلی فردانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار ہین گویا مصطلح حساب کے طور پر
غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل بالدوام ازلاً ابداً موجود ہین یہ شرق تا غرب و سمٰوات و ارض و عرش تا فرش و
ماکان ومایکون من اول یوم الی آخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیلی جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات
قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چہوٹا ٹکڑا ہی یہ تو اونکے طفیل سے اونکے بہائیون
حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ واکمل السلام بلکہ اونکے عطا سے اونکے غلامون بعض اعاظم
اولیای عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہی ہنوز علوم محمدیہ مین وہ بحار زخار ناپیدا کنار ہین جن پر
اونکی فضیلت کلیہ و افضلیت مطلقہ کی بنا ہی اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتین امام اجل محمد بوصیری شرف الحق
والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کہ قصیدہ بردہ شریف مین فرماتی ہین ؎ فان من جودک الدنیا
وضرتہا ٭ ومن علومک علم اللوح والقلم۔ یعنے یارسول اللہ دنیا و آخرت دونون حضور
کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہین اور لوح و قلم کے تمام علم جنمین ماکان ومایکون مندرج ہی حضور کے علوم سے
ایک حصہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلی آلک وصحبک وبارک وکرم مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری
زبدہ شرح بردہ مین فرماتے ہین توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ
والصور الغیبیۃ وبعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من
علومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق

وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمها انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی الله تعالی علیه وسلم یعنی توضیح اسکی یہ ہی کہ لوح کی علوم سی مراد نقوش قدس وصور غیب ہین جو اوسمین منقوش ہوئی اور قلم کی علم سی مراد وہ ہین جو اللہ عزوجل نی جسطرح چاہا اوسمین ودیعت رکہی ان دونون کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقی یعنی محلیت نقش واثبات کی باعث ہی اور ان دونون مین جسقدر علوم ثبت ہین یا اونکا علم محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سی ایک پارہ ہونا اسلئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی علوم بہت اقسام کی ہین علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتین کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سی متعلق ہین اور لوح وقلم کی جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطرون سی ایک سطر اور اونکی دریاؤن سی ایک نہر مین ہین باینہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سی تو ہین کہ حضور نہوتی تو نہ لوح وقلم ہوتی نہ اونکی علوم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم منکران مریض القلب عریض الثلب اسی پر اپنا پیٹ پہاڑ کر مری جاتی تہی کہ ہائی ہائی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئی روز اول سی قیامت تک کی تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہی اب نصیبون کو سر پہ ہاتہ دہر کر روئین کہ بحمد اللہ تعالی وہ جمیع علم ماکان ومایکون علوم محمد رسول اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظیم سمندرون سی ایک نہر بلکہ اونکی بیپایان موجون سی ایک لہر قرار پاتا ہی والحمد للہ رب العالمین ۝ وخسر هنالك المبطلون ۝ فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا وقیل بعدا للقوم الظلمین **نصوص حصر** یعنی جن آیات واحادیث مین ارشاد ہوا ہی کہ علم غیب خاصہ خدا ہی مولی عزوجل کی سوا کوئی نہین جانتا قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالی مسلمانون کا ایمان ہین مگر منکر مستکبر کا اپنی دعوی باطلہ پر اونسی استدلال اور اوسکی بناء پر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئی علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور ماننی والی پر حکم کفر وضلال محض جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال ہی علم باعتبار منشاء دو قسم ہی ذاتی کہ اپنی ذات سی بی عطای غیر ہو اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار متعلق بہی دو قسم ہی علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فردانی کہ جمیع معلومات الہیہ عزوعلا کو جنمین غیر متناہی معلومات کی سلاسل وہ بہی غیر متناہیہ وہ بہی غیر متناہی بار داخل اور خود کنہہ ذات الہی واحاطہ تام صفات الہیہ نامتناہی سبکو شامل ہو فرداً فرداً تفصیلاً بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ نہ ہو ان تقسیمات مین علم ذاتی وعلم مطلق بمعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزوجل کیلئی خاص ہین اور ہرگز کسی غیر خدا کیلئے اونکی حصول کا کوئی قائل نہین ہم اوپر بیان کر آئی کہ علم ماکان ومایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم

واکمل ہے علوم محمدیہ کی بھی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا بہر علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی دو قسم اول مراد ہو سکتی ہیں نہ یہ قسم اخیر اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان ومایکون بمعنی مذکور بلکہ اوس سے ہزار در ہزار ازید وافزون علم بھی کہ بعطائے الٰہی مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اوسکی صریح جہالت پر نص ہیں وللہ الحمد یہ معنی باآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں ائمہ دین نے انکی تصریح بھی فرمائی امام اجل ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں معناها لایعلم ذلك استقلالا وعلم احاطة بكل المعلومات الا الله تعالى واما المعجزات والكرامات فباعلام الله تعالى لهم علمت وكذا ما علم باجراء العادة یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ کے سوا کسیکو نہیں رہے انبیا کے معجزے اور اولیا کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتائے سے اونہیں علم ہوا ہے یونہیں وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جنکا علم ہوتا ہے مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا اگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضُلّال کے خود اقرار سے کفر وضلال کا منتہیٰ ہے اونہیں میں روشن کیا کہ خلق کیلئے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی دربارۂ اولائے حق حقیقت میں اوسی صورت علم ذاتی اور دربارۂ اجرائے طرز فقہائی میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے مگر ہر مکر کا وہ زعم مردود جس میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے وہ بھی کلمۂ کفر وضلال بیباک ہے بلکہ جس عقیدہ کو شرک وکفر کہا اور اوسکے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا خود اوسمیں تصریح تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکہ یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استثنا بھی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اوس قول مثل بول میں خواہ یوں اور خواہ یوں دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے اب ادنیٰ لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو سکتا ہے قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیا کا انکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزت عز جلالہ کی توہین شان ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں والعیاذ باللہ رب العالمین یوہیں اوسکا قول بدتر از بول کہ اپنے

خاتم کا بھی حال نہ معلوم تھا صریح کلمۂ کفر وضلال اور بیشمار آیات قرآنیہ واحادیث متواترہ کا انکار ہے آیۂ کریمہ لیغفر
لک اللہ مع حدیث صحیحین بخاری ومسلم کہ بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صفر اشکنی ہی کیلئے اوتری اور مروی و
مدوّن ہوئی اوپر گذری بعض اور سنئے قال اللہ تعالیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ اے نبی بیشک آخرت
تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے وقال تعالیٰ یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ
نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم جسدن اللہ رسوانہ کریگا نبی اور اونکے صحابہ کو اونکا نور اونکے آگے اور
دہنے جولان کریگا وقال اللہ تعالیٰ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب
تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کرینگے وقال اللہ تعالیٰ تبٰرک الذی
ان شآء جعل لک خیرا من ذلک جنٰت تجری من تحتہا الانہر ویجعل لک قصورا ہ
علی قراءۃ الرفع قراءۃ ابن کثیر وابن عامر ورواےۃ ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ
اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ وباغ سے (جسکی طلب یہ کافر کر رہے ہیں) بہتر چیزیں کردے جنتیں جنکے نیچے نہریں
رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشیگا الی غیر ذلک من الآیات اور احادیث کریمہ میں
تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وخصائص وقت وفات مبارک و
برزخ مطہر وحشر منور وشفاعت وکوثر وخلافت عظمیٰ وسیادت کبریٰ واولیت دخول جنان ورویت رحمٰن عزّ جلالہ
وارد ہیں اونہیں جمع کیجیے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہاں صرف ایک حدیث تبرکاً سن لیجیے جامع ترمذی شریف
میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا
مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم
ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور جب لوگوں کا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہینگے تو اونکا خطبہ خوان میں ہونگا اور
جب وہ روکے جائینگے تو اونکا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ ناامید ہوجائینگے تو اونہیں بشارت دینے والا
میں ہونگا عزت دینا اور تمام کنجیاں اوسدن میرے ہاتھ ہونگی لواء الحمد اوسدن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت
میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زیادہ ہے ہزار خدمتگار میرے ارد گرد طواف کرینگے گویا وہ گرد وغبار سے پاکیزہ انڈے

مین محفوظ رکھی ہوئی یا جگمگاتی سوتی ہین بکھیری ہوئی بالجملہ بکر پر بکر کی گمراہ بددین ہونیمین اصلا شبہہ نہین اور اگر کچھ نہوتا تو صرف اتنا ہی کہ **تقویۃ الایمان** پر جو حقیقۃً تفویت الایمان ہی اوسکا ایمان ہی ہی اوسکا ایمان سلامت نرکھنی کو بس تہا جیسا کہ فقیر کی رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا کی مطالعی سی ظاہر ہی اذا کان الغراب دلیل قوم ۔ سیھدیھم طریق الھالکینا ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رہا وہ ذریت شیطان کا اپنی اوس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سی زائد کہنی اوسکا جواب اس کفرستان ہند مین کیا ہوسکتا ہی ان شاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنی کیفر کفری گفتار کو پہنچیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ یہان اسیقدر کافی ہی کہ یہ ناپاک کلمہ صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگاتا ہی اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہوا تو اور کیا کلمہ کفر ہوگا والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتی ہین اونکی لئی دکھ کی مار ہی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا جو لوگ ایذا دیتی ہین اللہ اور اوسکی رسول کو اللہ نی اونپر لعنت فرمائی ہی دنیا و آخرت مین اور اونکی لئی تیار کر رکھی ہی ذلت والی مار **شفای امام اجل قاضی عیاض** اور شرح **علامہ شہاب خفاجی** مسمی بہ **نسیم الریاض** مین ہی (جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بشتمہ (او عابہ) ھو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصہ ولم یسبہ (فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینھما (لا نستثنی منہ (فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری) فیہ (تصریحا کان او تلویحا وھذا کلہ اجماع من العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم الی ھلم جرا) اھ مختصرا یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا حضور کو عیب لگائی اور یہ گالی دینی سی عام تر ہی کہ جسنی کسیکی نسبت کہا کہ فلان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علم سی زیادہ ہی اوسنی ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی اگرچہ گالی ندی یہ سب گالی دینی والی کی حکم مین ہین اونکی اور گالی دینی والی کی حکم مین کوئی فرق نہین نہ ہم اس سی کسی صورت کا استثنا کرین نہ اسمین شک و تردد کو راہ دین خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایہ سی ان سب احکام پر تمام علما و ائمہ فتوی کا اجماع ہی کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سی آجتک برابر چلا آیا ہی نسال اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا

قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کو دروو پر ایک
مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بچار باب مسمی بنام تاریخی مالیٔ الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی باب اول
فصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کی مقدمات ہون اور تزییف اوہام نجدیت کو
ممہدات باب دوم النصوص یعنی اپنی مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث باب سوم
عموم وخصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ مین تحریر محل نزاع کری اور مقام ومرام سی مزخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت
دی باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلہ مین تمام مہملات نجدیہ تو وکہن کی سر فلنی وتکبر شکنی مگر فصوص و نصوص نے
ہجوم وفور ظاہر کر دیا کہ اطالت تا حد طالت متوقع لہذا باذن اللہ تعالی نفع عاجل کیلئے اوس بحر زخار سی ایک گوہر
شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سی در مختار مسمی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان
وما یکون چن لیا جسنے جمع وتلفیق کی عوض نفع وتحقیق کیطرف بحمد اللہ تعالی زبان رخ کیا اور اسکی ایک ایک
نور نور السموات والارض جل جلالہ کی عون سی وہ تابشین دکھائین کہ ظلمات نجدیت باطلہ ووہابیت عاطلہ
دور وسان کافور ہوتی نظر آئین یہ چند حرفی فتوی کہ اوسکی لمعات سی ایک مختصر شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام
انباء المصطفی بحال سر واخفی مسمی ہوا سکی تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اوسی پر محول تو ذی علم ماہر
تو انھین چند حروف سی انشاء اللہ تعالی سب خرافات وجزافات مخالفین کو بیغرچشانی کر سکتا ہی مگر جو صاحب
تفصیل کی دست نگر ہون بعونہ تعالی رسالہ مذکور کی لآلی متلالی سی بہرہ ور ہون حضرات مخالفین سی
بہی گذارش کہ اگر توفیق الہی مساعدت کری یہی حرف مختصر ہدایت کری تو از ین چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبہ وہم وقلت تدبر وشدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور مین
نہ دیکھ سکین تو اوسی مہر جہانتاب کا انتظار رکھین جو بعنایت الہی واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اونکی تمام ظلمتونکی صبح کر دیگا اونکا ہر کاسہ سوال آب زلال رد وابطال سی بھر دیگا الا ان
موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ہ
کیا فائدہ کہ اسوقت آپکی خواب غفلت کچہ نیا نیات کا رنگ دکھائی اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سی
طالع ہو تو کھلا یہ کہ سرع خواب تہا جو کچہ کہ دیکہا جو بکا افسانہ تہا۔ معہذا طائفہ ارانب وثعالب کو یہی
مناسب کہ جب شیر ژیان کو جہل قدمی کرتا دیکھین سامنی سی ٹلجائین اپنی سوراخون مین جان چہپائین

یہ کہ اوسوقت اوسکی خرام نرم پر غزہ ہوکر غرا مین آوسکی آتش غضب بھڑکا کر اپنی موت اپنے سونھ بلا مین -

ع نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوستر خواہند ۔ شغالان ہزیمت مند خشم شیر ہیجا را

اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولسائر المومنین والمومنات والصلوات الزاکیات

والتحیات النامیات علی سیدنا محمد نبی المغیبات مظہر الخفیات وعلی الہ

وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحانہ وتعالیٰ

اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

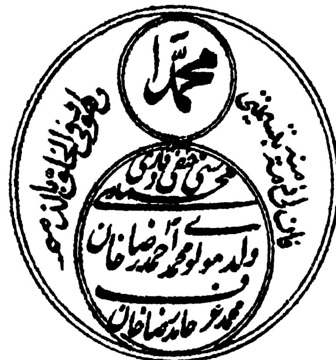
محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبد المصطفی احمد رضا خان

محمد رضا خان قادری

۱۳۰۱

محمد عبد الرحمن





نصیر الدین حسن خان ۱۳۰۰